بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ کو قادیان

دارالامان سے شایع ہوتا ہے

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم باتو گر آئی چہ ساور قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت پیشگی سالانہ

عوام سے ۔۔۔ (صہ)
خواص و معاونین سے ۔۔۔ (عہ)
ہندوستان سے باہر ۔۔۔ (سے)
غیر مذاہب والوں سے ۔۔۔ (۱۲)
جماعت کے غیر مستطیع دس روپے
آمدنی والے لوگوں سے ۔۔۔ (للعہ)

نوٹ

یہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے
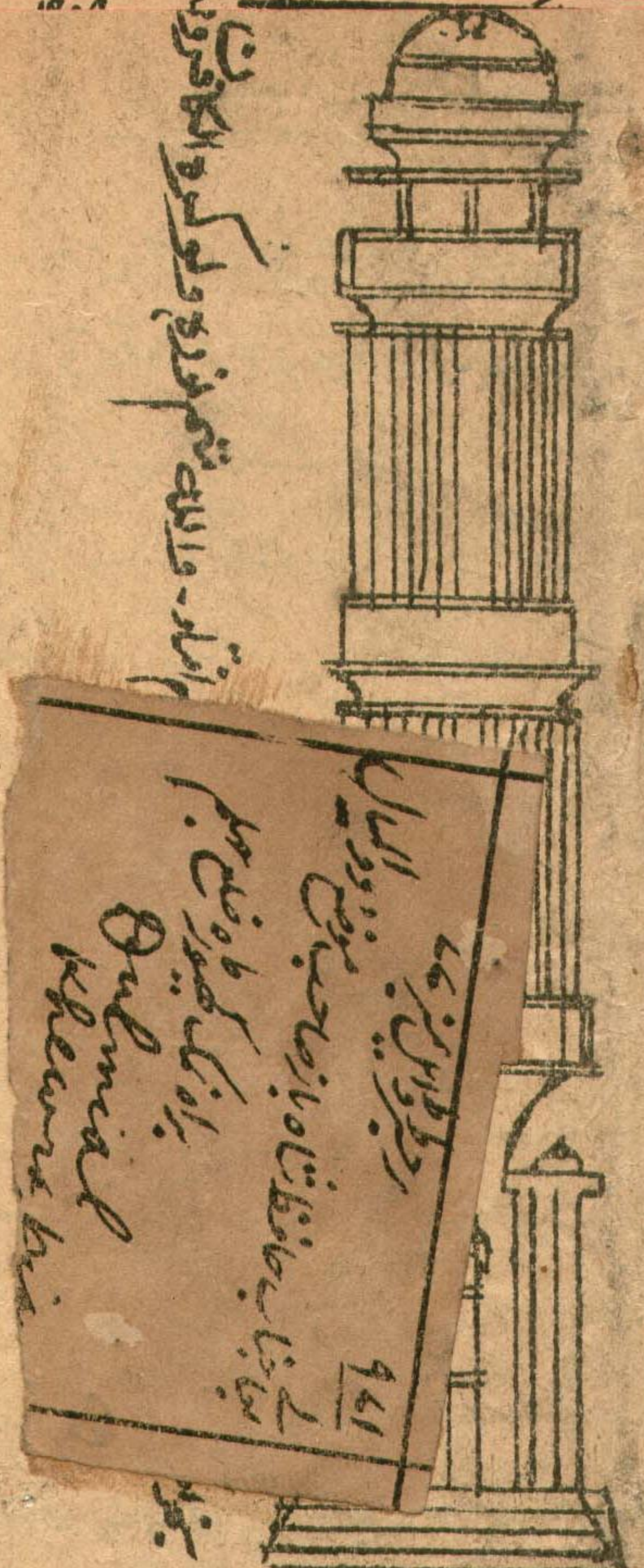
قادیان دارالامان مورخہ ۲ / اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۳ / رجب المرجب ۱۳۲۶ ہجری

ابھی سے انتظام کرو

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال اور رفع کے بعد پہلا سالانہ جلسہ آنے کو ہے جو حسب معمول دسمبر ۱۹۰۸ء کے ایام کرسمس میں بمقام قادیان ہوگا۔ میں ابھی نہیں کہہ سکتا کہ صدر انجمن اس جلسہ کے لیے کیا انتظام کرے گی۔ لیکن میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ چند ایسی باتیں پیش کروں جو صدر انجمن اور قوم دونوں کی توجہ طلب ہیں

صدر انجمن احمدیہ کا فرض ہے کہ اس جلسہ کو مفید اور کارآمد بنانے کے لئے ابھی سے فکر کرے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعودؑ کی حیات میں لوگ حضور کے منتظر رہتے تھے۔ اور بندگان عالی کے اوقات گرامی کی مصروفیت کسی باضابطہ پروگرام کی پابند نہیں ہو سکتی تھی اسلئے کوئی پروگرام اسکے لئے تجویز نہیں ہو سکتا تھا۔ اسلئے سب سے اول تو اس امر پر توجہ ہونی چاہیئے کہ جلسہ کے ایام کا ایک خاص پروگرام ہو جو پہلے سے مشتہر کیا جاوے یہ میں نہیں کہتا کہ اسے کس وقت مشتہر کرو۔ لیکن پروگرام ہونا ضروری ہے اور یہ پروگرام میں اسبات کو ملحوظ رکھا جاوے کہ وقت جیسی قیمتی شے ضایع نہ ہو بلکہ ان اغراض اور مقاصد کی تکمیل اور اصلاح کے لئے کافی وقت رکھا جاوے جو قوم کی اہم ضروریات ہیں اور جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ شاعری کے حد سے بڑھتے ہوئے مذاق کو روکنے کی بھی اصلاح ہونی چاہیئے یہ خیال مجھے اسلئے پیدا ہوا ہے کہ سالانہ جلسہ کے پروگرام کو مختلف انجمنیں اور سوسائٹیاں دلچسپ بنانے کے لئے ایک اچھا خاص وقت شعر و شاعری کی بھی نظر کر دیتی ہیں۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری انجمن اس پہلو کو خصوصیت سے مد نظر رکھیگی اور تجویز پروگرام کے لئے اسے ابھی سے غور کرنا چاہیے کیونکہ سب سے اہم اور سب سے زیادہ مشکل یہی کام ہوتا ہے۔ اسکے بعد دوسرے انتظامی امور کی طرف متوجہ ہونا لازمی ہے۔ اگر اب سے اس سوال پر غور کیا جاویگا تو میری رائے میں اسوقت تک انتظام ہو جائیگا۔ اسکے متعلق بعض اور ضروری امور میں آئندہ اشارہ کرونگا جب انجمن اسپر کوئی نوٹس لیگی۔

پھر ایک اور امر جسپر انجمن کو اسوقت پورا نوٹس لینا چاہیے وہ یہ ہے کہ عمارتی کرایہ کے لئے ابھی سے کوشش کی جاوے جب وقت بہت ہی تنگ رہجاتا ہے اسوقت اسکے لئے کوشش شروع کی جاتی ہے جو مفید نہیں ہوتی میں کئی سال سے اس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں اگرچہ پچھلے دو سال کسی حد تک توجہ ہوئی ہے۔ مگر ہونے کے برابر سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ اپنا فرض سمجھیں کہ وہ ریلوے انتظامیہ کو بذاتہ ملیں اور وہ اس معاملہ کو اسکے سامنے رکھیں اور انہیں بتائیں کہ کسطرح پر انہیں ایک معقول فائدہ سے محروم کرنیکے لئے مخالفوں نے کوشش کی ہے یہ وقت بیٹھ رہنے کا نہیں بلکہ کام کرنیکا ہے

اسکے بعد میں قوم کی طرف توجہ کرتا ہوں اس جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے ہماری سعی متفق ہونی چاہیئے اور میرا جی چاہتا ہے کہ اس مرتبہ یہ مجمع کئی ہزار انسانوں کا مجمع ہو ہر ایک احمدی کو خواہ کچھ ہی ہو یہاں آنیکی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ سلسلہ عالیہ کی عظمت اور شوکت کا اظہار ہو اور قومی کاموں میں مدد لینے کا انہیں موقعہ ملے۔ مخالفین اگرچہ حضرت حجۃ اللہ کے رفع اور وصال پر اپنی امیدوں میں نامراد اور بکلی مایوس ہو چکے ہیں۔ اور شرمندہ ہوئے ہیں لیکن یہ وقت اور بھی انہیں شرمندہ کرنیکا ہے اسلئے ہر شخص کو ابھی سے یہاں آنیکی طیاری کرنی چاہیئے۔ ابھی پانچ مہینے باقی ہیں۔ ان مہینوں میں ہر شخص طیاری کی فکر کر سکتا ہے قوم کا فرض ہے کہ وہ جلسہ کو کامیاب اور شاندار بنانے کے لئے بڑی جدوجہد کرے جلسہ کی کامیابی دو باتوں پر منحصر ہے اول اجتماع دوم قومی ضروریات کی تکمیل کے لئے فراہمی سرمایہ۔ یہ دو امر قوم کی خاص توجہ چاہتے ہیں۔ فراہمی سرمایہ کے لئے میری رائے میں اگر کم از کم ایک ہزار آدمی اپنے کل آمد کا پچیسواں حصہ روپیہ خواہ خود دیں یا جمع کرکے لائیں تو کم از کم ایک مدت کے لئے ہی کافی رقم جمع ہو سکتی ہے اسوقت عملی تجویزیں ہیں انپر عمل کرنا یا انکو کامیاب بنانا قوم کے اختیار میں ہے خلاصہ یہ کہ اس سال کے جلسہ کو کامیاب اور شاندار بنانیکے لئے ابھی سے طیاری ہونی چاہیئے۔ اور قوم کو ابھی سے اپنے فرض کو پورا کرنے میں لگ جانا چاہیئے۔ گذشتہ سال بہت ہی زیادہ احباب اس دفعہ خصوصیت سے جمع ہونے چاہئیں اور فراہمی سرمایہ کے لئے بھی بڑے جوش کی سعی ہونی

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی چھپکر شایع ہوا۔

نوٹ اور نکات

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہمیشہ زندہ اور سلامتی کا سرچشمہ ہے اسلئے کہ وہ حیی و قیوم خدا کا پسندیدہ اور برگزیدہ ہے جیسا کہ خود اسکی مجید و مبارک کتاب فرماتی ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام اسکی تاثیرات اسکے برکات دائمی ہیں اسکا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ خدا تعالےٰ ہر صدی کے سر پر ایک مرد خدا کو بھیجتا ہے۔ جو عارف القرآن ہوتا ہے اسکا کام ہوتا ہے کہ تقاضائے وقت کے موافق ملت بیضا کو بدعات سے پاک و صاف کرے اور دشمنوں کے حملوں کو روکے اور قرآن کی اصل روح مسلمان میں پھونکے۔

یہہ صدی جو گذشتہ دس صدیوں میں اپنی نظیر نہیں رکھتی اسلام کیلئے سخت جانگداز صدی تھی جس میں اسلام کی حقیت اور حقیقت کو اندر اور باہر سے مشتبہ کرنیکے لئے دوستوں اور دشمنوں نے سہواً یا ارادتاً بہت زور لگایا تھا اور علوم طبعی اور فلسفہ کے بڑھتے ہوئے شوق اور عیسویت کی بے قیدی اور آزادی کی روپہری سنہری نمائشوں نے مسلمانوں کے بچوں کو گمراہ کرنے کی لئے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا تھا۔ نبوت معجزات اور خوارق۔ مخاطبات اور کشوف ملایکہ اور معاد پر ہنسی اڑائی جاتی تھی۔ ایسی حالت اور صورت میں اس صدی کا مجدد مجدد اعظم ہونا چاہئے تھا۔ اور ایسا جو شمایل محمدیت ہونے لازمی تھی جو کفر کو ملیامیٹ کردے چنانچہ خدا تعالےٰ نے دستگیری کی اور ایسی شان پر ایک ابن فارس کو وعدے کے موافق بھیجا وہ دنیا میں رہا اور اپنا کام کرتا رہا اور آخر اپنے وقت پر رخصت ہوا اب وقت آیا ہے کہ اسکے لگائے ہوئے بیج اگیں اور اچھے پھل اور پھول دیں۔

اسنے آکر کیا کیا؟ یہہ سوال کیا جاتا ہے اس سوال کے رنگ کے طرز کا ہی جواب اگر دیا جاوے تو یوں ہوسکتا ہے کہ اسنے جو کچھ کیا ہے اُسکی تصنیفات کو پڑھو۔ خود پتہ لگ جائیگا کہ کیا کیا ہے؟ لیکن مختصراً یہہ ہے کہ اسنے اپنے قول سے اپنے فعل سے اپنی تعلیم سے یہہ ظاہر کر دیا ہے کہ ایک ہی اکیلا خدا پرستش کے قابل ہے وہ جماد کیطرح معطل اور بیکار نہیں۔ جیسا کہ بعض نادان سمجھتے ہیں جسطرح پہلے اسنے نظام کائنات مقرر کیا ہے اسی طرح پر نظام روحانی ہے اسکے لئے اسنے وحی و الہام اور مکالمات اور مخاطبات الہیہ اور کشوف صادقہ کا وجود ثابت کیا نبوت و رسالت کا عملی اور عینی ثبوت دیا۔ خوارق اور معجزات کا مشاہدہ کرادیا اور اسطرح پر دنیا میں ثابت کر دیا کہ زندہ مذہب اسلام اور زندہ کتاب قرآن مجید اور زندہ نبوت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے۔

انسان جبتک عجب و ریا خودی و خود نمائی کی کینچلی اتار کر فنا فی اللہ جامہ نہ پہنے جو عبودیت اور تذلل کے ذریعہ سے ملتا ہے اسوقت تک محال ہے کہ وصول الی اللہ

کا مقام ملے یہی وہ اکسیر ہے جو موت کے بعد زندہ کرتی ہے یہی وہ دوا ہے جو مرض کا کلی علاج ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ یہ بھی اسی کے فضل سے ملتی ہے جیسے ہتی ہے ہاں یہ صادقوں کی صحبت میں ہوتی ہے۔ وہی اسکے امین ہیں انکی تاثیر صحبت یہ رنگ پیدا کردیتی ہے مبارک وہ جو صادق کو پائیں اور اسکی صحبت سے بہرہ لیں۔

اللہ تعالیٰ کیساتھ تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنیکی پہلی منزل یہی ہے۔ کہ اسکی حسن اور احسان پر تدبر کرے اسلئے کہ یہ دونوں امر انسان کو اسکے عشق اور محبت میں مبتلا کرنیوالے ہیں اللہ تعالےٰ کا حسن اور اسکی صفات کاملہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اور اسکے احسان کا مشاہدہ نظام کائنات کے مطالعہ سے خصوصاً اسحالت میں معلوم ہوتا ہے کہ اس نظام کائنات میں خود اسکا اپنا وجود کسقدر فیض پاتا ہے یہ باتیں قلب پر مؤثر ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ خدا کی مجید کتاب نے انعامات الٰہیہ کا بار بار ذکر کیا ہے۔ پر اس عشق اور محبت کے بڑھانے کے لئے اول درد اور سوز بکار ہے کیونکہ درد انسانی جذبات اور شہوات پر پانی پڑ جاتا ہے اللہ اسکو ایکدم سکون کی حالت پڑتی ہے پھر اس محبت کے بڑھانیکا دوسرا ذریعہ دعا پیدا ہوتا ہے اپنے تمام امور و مہمات کا سرانجام اللہ تعالےٰ ہی سے چاہے عسر و یسر ہر کاروبار میں اسی محبوب پر نظر ہو۔ پھر محبت کے بڑھانے کیلئے خدا کا خوف ہی ضروری چیز ہے اس سے اسکی عظمت و شوکت دل پر غلبہ کرکے خودی اور خود روئی کے خس و خاشاک کو جلا دیتی ہے پھر ازدیاد محبت کے لئے اداب کی رعایت لازمی ہے قول سے فعل سے کسی حرکت و ادا سے اللہ تعالیٰ کی ہتک اور توہین اور اسکی صفات کا نقص نہ ہو پھر محبت گفتار سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ اسکی حمد و ثنا کرے اسکی عظمت و جلال کے اظہار کے لئے زبان کھلی رکھے پھر محبت۔ خدمت سے بڑھتی ہے اور یہ خدمت شفقت علیٰ خلق اللہ ہو پھر محبت بڑھانیکے لئے صبر ضروری شئے ہے اور صبر مراد عزم کامل ہے اور ان سب امور کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے محبوب کی اتباع کیجاوے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم یعنے اگر تم چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالےٰ کے محبوب ہو جاؤ۔ تو اسکی ایک ہی راہ ہے کہ میری اتباع کرو۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے تمام حیوانی اور شہوانی جذبات فرو ہو جائینگے آیندہ بدیوں کا صدور تم سے نہ ہوگا اور تمہاری گذشتہ بدیوں کے بد نتائج ظاہر نہ ہونگے گویا عشق الٰہی اور محبت ربانی کے تمام ذرائع اور اسباب کا خلاصہ اور نچوڑ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کامل ہے اس اتباع میں یہہ تاثیر اور قوت ہے۔ کہ وہ انسان کو دنیا کی لذات اور محبوبات کو اسکی نظر میں باوجود انہیں رہنے کے ہیچ بنا دیتا ہے۔ اور اسکا تعلق مولیٰ کریم سے ایسا مستحکم اور مضبوط کرتا ہے کہ کوئی شئے اسے کاٹ نہیں سکتی ہے یہ زا دعوےٰ ہی نہیں بلکہ یہ ایک فیکٹ (واقعہ) اور ایک مجرب حقیقہ (صداقت) ہے دنیا کی تاریخ میں وہ اوراق سنہری رہینگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت کے کارناموں کے امین ہیں صحابہ کرام کی لائف اور سیرت کو پڑھو اور پھر غور کرکے بتاؤ۔ کہ وہ کیا تھے۔ کیا ہو گئے اور کیونکر ہو گئے مال اور جان کا دیدینا آسان امر نہیں ہے نزدیک رشتہ داروں اور اہل وطن کو الوداع کہہ دینا سہل نہیں ہے دنیا کے لذائذ دنیا کی کامیابیوں اور آسایشوں کو مد نظر رکھکر کوئی انسان متوجہ ہو لیکن جہاں کوئی فایدہ اور آسایش نہو وہاں اسکی نظیر لانیسے دنیا کی تاریخ عاری ہے اسے کیا کہوگے

کیا یہہ زندہ شہادت نہیں ہے؟

دور کی بات جانے دو اسی صدی میں تمہارے ملک اور وطن میں قادیانی امام نے اپنا نمونہ نہیں دکھایا۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں کھویا گیا اور ایسا محو ہوا کہ آقا اور غلام کا امتیاز بظاہر اٹھ گیا مگر درحقیقت آقا آقا ہی تھا صلی اللہ علیہ وسلم اور غلام غلام ہی ہے بلکہ علم اپنے اس اتباع میں خود فرو ہو گیا مولیٰ کریم کا محبوب ہو کر جن انعامات کا مورد ہوا دنیا جانتی ہے۔ اور جانیگی مگر وہ وقت اسے نہ ملیگا جو اسنے پایا اور گذر گیا

میں آجکل احیاء العلوم کو پڑھا کرتا ہوں اور اس سے میری غرض زیادہ تر یہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ میں فلسفہ اخلاق کے باب میں غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے فلسفہ اخلاق کا موازنہ کروں بعض بعض مقامات پر عجیب لطف آتا ہے اور کبھی کبھی یہ خیال گذرتا ہے کہ امام نے شاید اسی زمانے کے ہندوستان کے حالات دیکھکر لکھے ہیں کتاب ذم الغرور میں انہوں نے اہل علم کا جو عنوان قائم کیا ہے اسمیں لکھتے ہیں کہ علماء میں جو غرور میں مبتلا ہیں۔ انکے گروہ متعدد ہیں۔ ایک گروہ ہے جو علم و عمل کا پابند ہے خباثت نفسانی کی بابت سے واقف ہے یہ بھی جانتا ہے کہ شریعت نے ان اوصاف کو برا کہا ہے لیکن اپنے نفس کی نسبت اسکے خیال میں بھی نہیں آتا۔ کہ وہ اس خصایل بد آلودہ ہو سکتا ہے اور جب اسپر ان باتوں کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ تو اسکا نفس عجیب عجیب تاویلوں سے اسکو دھوکا دیتا ہے تکبر اور شہرت پسندی کو وہ اسپر محمول کرتا ہو کہ یہ کبر اور طلب جاہ نہیں بلکہ اسلام کی عزت ہے وہ اپنے دل میں کہتا ہے کہ ذلیل لباس پہننا مجالس میں نیچے بیٹھنا معمولی حیثیت سے رہنا میں بیتکلف گوارا کر سکتا ہوں لیکن اس سے مذہب کے اعزاز میں فرق آتا ہے اور دشمنان دین کی نظر میں علماء کی شان گھٹتی ہے اسلام کی عزت علم کا شرف مذہب کی تائید اہل بدعت کی تذلیل بغیر اسکے کیونکر ہو سکتی ہے۔ کہ حوصلہ مندی اور بلند نظری زندگی بسر کیجاوے ہمعصروں کو رشک و حسد کیوجہ برا کہتا ہے۔ اور انپر رد و قدح کرتا ہے لیکن غلطی سے سمجھتا ہے کہ یہ حق پرستی کا جوش ہے اور منکرین حق کے مقابلہ میں سکوت کیونکر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ان حالات کو موجودہ حالات سے مقابلہ کرو تو نقش ثانی کو نقش اول سے بڑھا ہوا پاؤگے۔ اللہ رحم کرے۔

صحابہ کی سیرۃ پڑھکر بے اختیار درود شریف پڑھنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے کہ آپ صلعم نے کیسی حق گو اور حق جو اور حق شنو اور حق پسند قوم پیدا کردی تھی سیر کی کتابوں میں جلیل الشان صحابی خلیفہ عمر رض کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ ابو موسیٰ اشعری کی عادت تھی کہ خطبہ میں حضرت عمر رض کا نام لیکر انکے حق میں دعا کرتے تھے۔ اور حضرت عمر رض کے سوا کسی صحابی کا ذکر نکرتے تھے ضبتہ بن محصن نے عین خطبہ میں کھڑے ہوکر کہا کہ تم ابو بکر کا نام کیوں نہیں لیتے کیا عمر رض ابو بکر رض سے افضل ہے؟ ابو موسیٰ اشعری نے یہ واقعہ حضرت عمر رض کو لکھبھیجا حضرت عمر رض نے ضبتہ کو مدینہ میں طلب کیا ضبتہ نے حضرت عمر رض کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ تم نے کس حق سے مجھکو یہاں طلب کیا ہے؟ حضرت عمر رض نے کہا ابو موسیٰ اشعری سے اور تم سے کیا معاملہ پیش آیا انہوں نے حقیقت حال عرض کی حضرت عمر رض رونے لگے اور کہا کہ واللہ تم برسر حق ہو اور پھر کہا کہ مجھسے خطا ہوئی معاف کرو یہ واقعہ قابل قدر ہے حضرت عمر رض جیسا عظیم الشان خلیفہ باہمہ ہیبت و رعب جو آپکو حاصل تھا ایک معاملہ میں اپنی غلطی معلوم کرکے ایک معمولی انسان کے سامنے اقرار کرتا اور عفو تقصیر چاہتا ہے خلیفہ جیسا آدمی خلیفہ وقت کی شان و شوکت سے کچھہ بھی مرعوب ہو کر حق گوئی سے نہیں رکتا اسکی جرأت کیا ہے؟ اسکی جڑ دینی تطہیر اور تزکیہ ہے۔ جو سرور کائنات نے انکی کی تھی۔ ضبتہ یقین رکھتا تھا کہ حق میں قوت ہے

میسر ہو تم نہ ہو تو ان باتوں میں آسکے۔ یہی کامیابی کا بھی جڑ اور فخر اور فلاح کی بھی اصل خدا کرے کہ ہمیں نصیب ہو آمین

بعض خطوط کا خلاصہ

اخلاقی جرأت

اخلاقی جرأت کی ایک مثال ایک معزز نوجوان نگرہ ضلع جالندھر میں دکھائی ہے یہ نوجوان غلام قادر خان ہے اس نے اپنی شادی کی تقریب پر عہد کر لیا تھا کہ کوئی امر خلاف شریعت نہ ہو - شادیوں کا کرانا راجپوت قوم رسم و رواج کی پابند اور شہرت پسند بسبب خصوصاً جب پاس پیسے بھی ہوں - الحمدللہ کہ سب کام اچھی طرح ہوئے لیکن بیوٹ میں اس کی خلاف مرضی راستہ میں انگریزی باجا بجنا شروع ہوا تو اسے یہ گراں گذرا کہ خود الگ ہو جائے - اور صرف کثیر از شادی کی استگراں کی بڑی پرواہ نہ کی مجبوراً شادی کی تقریب کو التوا ہوا اس قسم کی اخلاقی جرأت قوم پر اچھا اثر ڈال سکتی ہیں اللہ تعالیٰ اسکی جزا دے - آمین

شادیوں کے نوٹس

پیغام اچھا حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے اس اشتہار کی بنا پر جو نکاحوں اور رشتوں کے متعلق آپنے شایع فرمایا تھا یہ التزام کیا تھا کہ اس تحریک کو عام کرنیکے لئے ایسے اشتہار ہم مفت دیا کریں - جنھوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور آیندہ کے لئے ایسے اشتہارات مفت نہ چھاپے جائیں گے -

انجمنہائے احمدیہ کی روئداد

اس امر پر میں نے توجہ دلائی ہے کہ احمدی انجمنوں کو اپنے جلسوں کی روئداد میں اخبارات میں چھپوانی چاہئیں - اس سے جہاں انجمنوں کو کام کرنے کی تحریک ہوتی ہے وہاں انجمنوں کی علمی حالت کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے - انجمن احمدیہ [illegible] ۱۸ جولائی کے جلسہ کی روئداد بھیجی ہے - خلاصہ یہ ہے کہ اول مولوی عبداللہ فاضل صاحب نے قرآن شریف کا درس دیا - پھر تشحیذ الاذہان کا مضمون متعلقہ مرتد ڈاکٹر کو سنایا - اور مولوی عبدالصمد نے دعائیہ نظم اور ڈاکٹر مرتد کے متعلق ایک مضمون سنایا -

پھر صدر انجمن کے استفسارات کے جواب میں قرار پایا کہ بورڈنگ ہاوس جدید کی عمارت پختہ و خام ہو اور مدرسہ میں دینیات کی تعلیم بعد انتخاب ہو اور مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ کی فہرست تیار کی جاوے - سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان کی درخواست پر احمدی نوجوانوں کے نام ممبری پر کرا کر رسالہ کے گئے اور خاص پٹیالہ شہر میں ایک احمدی لائبریری کی تجویز پاس ہوئی -

ایک گندی گالیوں کا خط

ہمیں رنگون سے ایک گندی گالیوں کا خط ملا ہے جس میں نظم و نثر میں خوب ہی لکھ لکھ کر گالیاں دی ہیں - ایڈیٹر کی قسمت ہی عجیب ہوتی ہے جس خط کو آگ کے حوالہ اور

کا ایمان دینے والے کو خدا کے سپرد کر آیا ہوں اور اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتا ہوں کہ ایمان کہا یہ الوان میں جا ہوں -

رفع تکلیف حجاج

ایڈیٹر البلاغ بمبئی اطلاع دیتے ہیں کہ حاجیوں کو تبدیل سکہ کے لئے جو تکلیف ہوتی ہے انکو رفع کرنے کے لئے ایک کمپنی بنائی جاوے جو سلطنت عثمانیہ کا سکہ انہیں تبدیل کر دیا کرے - ہم اس کمپنی کے متعلق کوئی رائے نہیں دے سکتے - اگر کسی ایسی کمپنی کی واقعی ضرورت ہے تو بمبئی کے کسی مسلمان لیڈر کو انہیں مدد لینا چاہئے کیا مسلم لیگ اپنا دیرینہ [illegible] کر سکتی ہے جو بہر حال جو صاحب خط و کتابت کرنا چاہیں وہ انہیں ایڈیٹر البلاغ پوسٹ بمبئی سے کریں -

درخواست دعا

منشی فضل احمد صاحب [illegible] اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو صحت عطا فرماوے آمین -

طلب مدد

منشی احمد احمدی کلرک محکمہ کمشنری لاہور پہلوانی کی [illegible] احمدی کے لئے ملازمت کی خواہش رکھتے ہیں کہ آٹھ دس روپے ماہوار کی ملازمت کا بندوبست ہو جاوے وہ امام سمجھ کر اور احمدیت کی وجہ سے اسے نکالا جاتا ہے میری رائے میں لاہور کی انجمن احمدیہ یہ درخواست کریں - اور منشی محمد حسین کلرک لاہور جہلونی کی معرفت کریں -

تشحیذ الاذہان کا جلسہ

سکرٹری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ میں انکا یہ اعلان شایع کر دونگا کہ ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء بروز جمعہ انجمن تشحیذ الاذہان کا خاص اجلاس ہوگا سب ممبران کو خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے سب صاحبان تشریف لاویں چوہدری فتح محمد صاحب حضرت مسیح موعود و ضرورت اسلام پر اور حضرت صاحبزادہ صاحب انجمن تشحیذ الاذہان پر تقریر کریں گے -

دار الامان کی خبریں

۱ - حضرت خلیفۃ المسیح ادام اللہ برکاتہ بحمداللہ خیریت سے ہیں اور قوم کی بہتری اور بھلائی کے لئے دلسوز دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں -

۲ - حضرت ام المومنین علیہا السلام اپنے خاندان کے ہمراہ بخیر و عافیت سے حمد الٰہی کرتی ہیں

۳ - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن رخصت لیکر دار الامان میں آئے ہیں تا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت میں رہکر قرآن کریم اور حدیث شریف کی تعلیم حاصل کریں -

۴ - موسم میں برسات کا پورا رنگ آگیا ہے قریباً ہر روز بارش ہو جاتی ہے پچھلے دو تین دن بہت کھلکر بارش ہوئی - اور آج اسوقت تک آسمان بادلوں سے گھرا ہوا ہے - اب برسنے لگا -

۵ - یہاں جو ہوس ٹیکس لگایا گیا ہے اسکی ترمیم کے لئے میں گذشتہ اشاعت میں کچھ لکھ چکا ہوں بعض لوگ چندہ جمع کر رہے ہیں تا کہ ایک درخواست اس امر کے متعلق دیں -

معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے بھنگیوں نے درخواست دی ہے - کہ انہیں ہوس ٹیکس سے بری کیا جاوے میں بڑے زور سے اس امر کا موید ہوں کہ یہ

فہرست ترمیم ہونے کے قابل ہے اور امید ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی سفارش کرینگے -

واعظین سلسلہ

سلسلہ کے لئے واعظین کی ضرورت پر کسی گذشتہ اشاعت میں میں نے لکھا تھا یا پہلے ہی شیخ غلام احمد صاحب کے بحیثیت واعظ روانہ ہونے کی خبر لکھ دیکا ہوں - شیخ صاحب صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت وعظ کے لئے ۱۳ اگست یا ۱۵ - اگست ۱۹۰۸ء تک یہاں سے روانہ ہونگے ۳۱ - جولائی کو بعد نماز جمعہ شیخ صاحب نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی جو پر جوش اور زندہ دلی تھی اسکا خلاصہ میرے الفاظ میں یہ ہے

سچے واعظین انبیاء علیہم السلام اور خدا تعالیٰ کے مامور ہوتے ہیں اس لئے اگر انکا تکلم خدا تعالیٰ کے ارادہ اور اشارہ اسکی حفاظت در حقیقت کے نیچے ہوتا ہے وہ لوگوں کے امراض کے پورے شناسا ہوتے ہیں تاہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر مومن کا کام بھی ہے - اس لحاظ سے ہر شخص واعظ بھی ہو سکتا ہے - مگر یہ کام بہت نازک ہے مجلس میں مختلف خیال اور مذاق مختلف قابلیت اور طبقے کے لوگ ہوتے ہیں عام طور پر واعظ ان مشکلات میں ہوتا ہے اور نہیں جانتا - کہ سامعین کیلئے کونسا مضمون مفید یا دلچسپ ہوگا لیکن میرا اپنا ایمان یہ ہے کہ اگر وہ اس طریق کو مد نظر رکھتا ہے تو شرک کرتا ہے اسکا وعظ محض خدا کے لئے ہونا چاہئے جو امر حق اسے معلوم ہے ان الفاظ میں اسے ادا کر سکتا ہو ادا کر دے - اس بات کا خیال نہ کرے کہ لوگ خوش ہونگے یا ناراض خدا تعالیٰ کی رضا مقدم ہے میں خدا کے فضل سے اسی مقصد کو لیکر نکلنا چاہتا ہوں -

اسوقت ہمارا فرض یہ ہے - کہ ہم سچی فرمانبرداری کریں اور اسکے لئے یہ طریق بہت سہل ہے کہ ملکر کام کریں برکت اسی میں ہے خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے ہماری دستگیری کی ہے ایک خلیفہ کے ماتحت ہم کو رکھا ہے - اور اسکے ماتحت ایک انجمن ہم پر نگران ہے - پس صدر انجمن احمدیہ کے کسی حکم کی سرتابی نہیں ہونی چاہئے جو لوگ یہاں قادیان میں رہتے ہیں انہیں خدا تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر کرنا چاہئے کہ وہ ایسی جگہ پہنچا دئے گئے جہاں خدا تعالیٰ کا موعود خلیفہ مہدی اور مسیح ہو گیا آیا اور اسکے چاروں طرف بہت بڑے فضلوں کے وارث ہیں اگر یہاں رہکر تم نے یہی سیکھا کہ دو چار آدمی ایک جگہ مل کر بیٹھ گئے اور گپ زنی اور نکتہ چینی میں اپنے وقت کو کھو دیا تو یاد رکھو تم اس نعمت کا کفران کرتے ہو تم میں باہم محبت ہمدردی اور اخوت ہونی چاہئے ایک کا دکھ ہو ایک کی خوشی ہو سب شریک ہوں میں اسکی پرواہ نہیں کرتا - کہ مجھے کیا کہا جائیگا اسلئے میں کھولکر کہدیتا ہوں - کہ ایسی باتیں تم میں نہیں بہت ہی تھوڑے ہیں جنکا دل کسی بھائی کی مصیبت پر درد مند ہوتا ہو ورنہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک کسی تکلیف میں ہوتا ہے تو دوسرے اسکی اس مصیبت پر ہنس رہے ہیں جب حالت یہی ہو تو تم بتاؤ تم نے کیا حال کر لیا - کافر اور ملعون کہلا کر لیا کیا تم میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا - صحابہ کی حالت پر نظر کرو کہ انہوں نے کسطرح پر ایثار سے کام لیا - جو برادری اخوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قایم کی تھی وہی ہمارا آقا مسیح موعود قایم کرنا چاہتا تھا - پس اب تمہارا فرض ہے کہ اس غرض کو پیدا کرکے دکھلاؤ تمہارا کوئی کام خلیفۃ المسیح اور پھر صدر انجمن کے احکام کے خلاف نہ ہو - نور الدین کی زندگی کو غنیمت سمجھو ورنہ وہ وقت بھی آئیگا کہ یہ بھی تم میں نہ ہوگا قادیان کی جماعت کو سب سے زیادہ ذمہ وار سمجھتا ہوں اسلئے کہ تم نے حضرت مسیح موعود کے نمونہ کو دیکھا اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ کلام کو سنا تم بہت بڑی حجت کے نیچے ہو - اپنی اصلاح کرو - باہم مودت اور محبت پیدا کرو - حضرت خلیفۃ المسیح کا خصوصیت سے رشتہ محبت کے بڑھانے کی بیعت لینا بتاتا ہے - کہ محبت نہیں ہے یا کم ہے - فرض تقوے اللہ اختیار کرو اور پورے مومن بنو تا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نازل ہو اپنے مالوں کو اسکی راہ میں خرچ کرو - اور ملکر کام کرو -

القول الفصیح فی تائید المسیح

۱۶ جولائی ۱۹۰۹ء کے درس قرآن شریف کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ آج مجھے ایک نہایت ہی لطیف سوال اور اس کا نہایت ہی لطیف جواب پہنچا ہے چونکہ وہ ایک علم اور معرفت کا نکتہ ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میں تم لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کروں۔

وھو ھذا

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضرت اقدسؑ سے آپؑ کی زندگی میں یہ سوال کیا کہ ہم لوگ آپؑ کے واسطے آپ کی زندگی میں اور بعد الموت کس رنگ میں دعا کریں؟ نفس سوال ہی کس شان کا ہے؟ صاحب ذوق لوگ اسکو خوب سمجھتے ہیں مگر اسکا جواب جس ایمان اور صداقت کا ثبوت ملتا ہے وہ نہایت ہی پر ذوق اور وجد انگیز ہے + اس سوال کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ میرے واسطے جب جب بھی کوئی دعا کرے تو ان الفاظ میں کرے کہ جب نبی کریم کیواسطے دعا کرے۔ اور آپؑ پر درود بھیجے تو ہمارے واسطے بھی ان الفاظ میں اللہ جل شانہٗ کے حضور التجا کرے۔ کہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ

اب ظاہر ہے کہ اس میں حضرت اقدسؑ نے اپنا نام یا کوئی اور خصوصیت نہیں کی۔ بلکہ صرف خلفاء محمدؐ کے واسطے ہی کا ارشاد فرمایا۔ غور کرنے والے دل اور ایک پاک دل اور خدا ترس متقی انسان کے واسطے صرف یہی ایک امر آپؑ کی صداقت اور منجانب اللہ ہونیکا کافی ثبوت ہے +

ظاہر ہے کہ اگر نعوذباللہ آپؑ کے یہ تمام دعاوی از خود ساختہ اور افترا ہی ہوتے۔ تو آپؑ ان الفاظ میں دعا کرنے کے واسطے ہرگز ہرگز نہ فرماتے۔ بلکہ نام وغیرہ کی خصوصیت کی ضرور قید لگاتے۔ پس موجودہ صورت جواب اس امر کی ایک روشن دلیل ہے کہ حضرت اقدسؑ کو اپنے مامور من اللہ اور خلیفۃ اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین ہونے کا یقین کامل تھا۔ اور آپؑ کو پورا وثوق اور بصیرت حاصل تھی کہ آپ کا نام آسمان پر خدائی دفتر میں **خلیفۃ اللہ** اور خلیفہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم درج ہے +

اور ضروری ہے کہ جب کوئی مومن صدق دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفاء کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریگا۔ تو آپؑ کو ان دعاؤں کا اثر ضرور پہنچیگا +

حضرت خلیفۃ اللہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعودؑ کے دشمنوں اور ان لوگوں کے واسطے جو لوگ آپؑ کو نعوذباللہ مفتری اور کذاب وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں یہ امر قابل غور ہے۔ کہ اگر آپؑ واقع میں ویسے ہی ہوتے۔ جیسا کہ ان لوگوں کو شیطان نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ اور دل میں آپؑ کو اپنی ماموریت اور منجانب اللہ ہونے کا یقین نہ ہوتا تو آپ کم از کم اپنے واسطے اس رنگ میں تو دعا کرنے کی تعلیم نہ فرماتے۔ بلکہ اپنے واسطے کوئی خاص خصوصیت پیدا کر جاتے +

ایک غور کرنیوالا دل و دماغ اگر صدق نیت اور خلوص طویت سے حق کی پیاس اور سچی تڑپ لیکر انہی باتوں میں غور کرے کہ اس پاک باز انسان نے اپنے نفس کیواسطے کیا کیا؟ پھر اپنے نفس کے بعد انسان کو اپنی اولاد اور اقارب کا خیال ہوتا ہے۔ تو انکے واسطے آپنے کیا کیا ہے۔ یہ دو سوال اور ان کے جواب ہی اس کے واسطے حق پاجانے کیواسطے کافی ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ پاک دل اور طالب حق ہو +

اپنے نفس کے واسطے تو آپؑ نے یہ کیا۔ کہ تم ہمارے واسطے دعا کرو۔ اور وہ بھی نام لے کر نہیں۔ کسی خصوصیت سے نہیں بلکہ یوں کہو کہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ

باقی رہی اولاد اور اقارب سو ان کو بھی آپؑ نے اللہ کے سپرد کیا ہے۔ اور آپ کی وصایا میں کبھی نہ پاؤگے۔ کہ میری اولاد کی خدمت کرنا۔ یا میرے اقارب کو نذر نیاز دینا۔ بلکہ آپ کی وفات پر باوجود آپ کی اولاد اور اقارب میں سے لایق اور قابل لوگوں کے ہوتے ہوئے ایک غیر کا خلیفہ مقرر ہونا اور پھر تمام خاندان نبوت کا اس کو صدق دل اور شرح صدر سے خلیفہ مان کر اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا۔ یہ بھی آپؑ کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے۔

اب بھلا تم ہی اے دشمنان مسیح اور مکذبان مرسل خدا ذرا انصاف سے بتاؤ کہ کیا یہی علامات ہیں جن سے تم نے ایک منافی اللہ اور منافی الرسول پاکباز کے حق میں حب دنیا اور جاہ طلبی کے فتوے دئیے ہیں۔ یٰلیت قومی یعلمون

پس یقین جانو۔ کہ جس رنگ میں اس صادق انسان کے حالات میں اور طرز زندگی میں غور کروگے اور آپ کی لائف کا جو ورق بھی الٹوگے اسی میں لکھا ہوگا۔ کہ آپؑ ضرورت حقہ کیوقت آئے۔ اور صادق تھے۔ مصدوق ہوئے اور عین وقت پہ اپنا تمام کام پورا کر کے رفیق اعلےٰ میں جا ملے پس ہم دل سے دعا کرتے ہیں۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی خلفاء محمد

(عبدالرحمن قادیانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کپورتھلہ کی ملتمس بخدمت میں

آج کل مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد سلسلہ کے مختلف حصص سے مخالفین معاندین کی کائین کائین کا شور بلند ہو کر خموشی طاری ہو چکی ہے اور مخالفت میں لوگ ناخنوں تک اپنا زور لگا کر خاموش ہیں۔ لیکن تاہم ابھی تک کبھی کبھی کسی اخبار کے ذریعہ سے کوئی کوئی بے ہنگم آواز آجاتی ہے ہماری جانب سے اب اسقدر مضامین شایع ہو چکے ہیں۔ اور ہر ایک مغالطہ اور اعتراض کا نہایت تفصیل اور تشریح کے ساتھ ایسا کافی و شافی جواب دیا جا چکا ہے۔ کہ اب کچھ لکھنے اور جواب دینے کی ضرورت نہیں رہی باقی یہ تو بہت آسان ہے کہ جس اعتراض کا ہم کل جواب دے چکے ہیں آج اسی اعتراض کو کوئی دوسرا شخص بیشرمی سے پھر پیش کر دے۔ اور اسی طرح پرسوں کوئی اور غرض کہ ہم کو فرداً فرداً ہر معترض کے جواب دینے کی احتیاج نہیں۔ ہاں اگر کوئی اعتراض ایسا ہے کہ جسکا جواب ہماری طرف سے نہیں دیا گیا تو بیشک البتہ حریف کا حق ہے۔ کہ وہ جواب کے لئے ہمیں تقاضا کرے۔ میرے ایک معزز دوست اور بزرگ بھائی نے کوہ منصوری سے مجھکو تاکید لکھا کہ کپورتھلہ اخبار مطبوعہ ۱۱ جولائی کے مندرجہ مضمون کا جواب ضرور شایع ہو لہٰذا بتعمیل ارشادِ آنمکرم ذیل میں مختصراً چند سطور لکھتا ہوں۔ پہلی قابل توجہ بات یہ ہے۔ کہ اخبار کے آخری کالم میں صاف درج ہے۔ کہ ”یہ اخبار بسرپرستی ہز ہائنس سر مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست کپورتھلہ شایع ہوتا ہے اور مذہبی مباحثوں اور فضول یاوہ گوئیوں سے پاک ہے“ میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ایڈیٹر کپورتھلہ اخبار نے اس مراسلت کے اخبار میں درج کرنے سے اپنے فرایض کو ادا کیا ہے؟ اور۔ کیا اس نے مذہبی مباحثوں اور فضول یاوہ گوئیوں کی اشاعت سے سر مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ اور ذمہ دار اہلکاروں کی عزت پر حملہ نہیں کیا؟ اگر ایڈیٹر کپورتھلہ اخبار نے اپنی خطا پر اصرار کیا اور اپنی غلطی کا اعتراف نہ کیا تو آیندہ وہ خود جواب دہ ہے مضمون زیر توجہ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مضمون نگار کہتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی عمر اسّی ۸۰ یا اسّی ۸۰ برس کے قریب نہیں ہوئی اسلئے اسکے دل میں کچھ شک پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس شک کا مرزا صاحب کے مریدوں سے ازالہ چاہتا ہے۔ مضمون نگار کو جو مغالطہ لگا ہے یا اس نے لوگوں کو دھوکہ دینا چاہا ہے

انشاءاللہ آگے چل کر اس کے متعلق لکھا جائیگا۔ لیکن یہہ بات سمجھہ مین نہین آتی۔ کہ جب مضمون نگار کو صرف یہی ایک شک پیدا ہوا ہے۔ جسکو وہ نہایت منت وسماجت کیساتھہ مرزا صاحبؑ کے مریدون سے رفع کراتا اور ثواب اور اپنی ممنونیت کا لالچ دلاتا ہے۔ تو اس نے اب تک یعنے اس شک کے پیدا ہونے سے پہلے تک حق کے قبول کرنے اور باطل کو چہوڑنے مین کیون قدم نہین بڑہایا۔ مجہکو جہان تک معلوم ہوا ہے۔ راقم مضمون تقریباً نو سال سے حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیمات دعاوی اور دلائل سے واقف ہے۔ صرف اس غرض سے کہ کسی جعفر علی یا حامد حسین کو نہ سہی تو ان کے سوا کسی اور سعید روح کو فائدہ پہنچ جائیگا۔ کچھہ مختصر لکھنے کی تکلیف گوارا کیجاتی ہے سنئے آپ اگر ہم لوگون کے مخالف اور ضدی نہین ہین۔ تو یہہ بتایئے کہ آپنے کسی راستباز کو راستباز ماننے کے لئے کونسا معیار قایم کیا ہے تا کہ اسی معیار کی بنا پر آپ کو جواب دیا جائے۔ اگر آپ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے پیغمبرون کو راستباز مان چکے ہین اور سچا جانتے ہین۔ اور قرآن شریف کو خدا تعالےٰ کی کتاب ملنتے ہین۔ تو آپ کا یہ ایک کیا اگر ہزار شکوک بہی ہون تو رفع کئے جا سکتے ہین۔ براہین کے حصہ پنجم مین حضرت مسیح موعود نے اسی برس والی پیشگوئی کے متعلق صاف لکھا ہے کہ عمر بہی برس سے پانچ چہہ سال زیادہ ہوگی۔ یعنی ۷۴ سال کی عمر سے ۸۶ سال کی عمر تک پیشگوئی کا زمانہ ہے۔ اب دیکھنا یہہ ہے کہ آیا حضرت مرزا صاحبؑ کی عمر وفات کیوقت کیا تہی؟ حضرت مرزا صاحبؑ نے ڈوئی کے مقابلہ مین جو اشتہار شایع کیا ہے اس مین اپنی عمر ۶۶ سال سے زیادہ لکہی ہے اس حساب سے حضرت صاحبؑ کی عمر کے ۷۵ سال قمری بنتے ہین پہر نصرۃ الحق مین ۱۳۲۳ھ مین آپ لکہتے ہین کہ میری عمر ستر سال سے اوپر ہے لہذا آپ کی عمر کے قمری سال ۷۵ بنتے ہین۔ اخبار زمیندار کے ایڈیٹر (جو حضرت صاحبؑ کے مرید نہین ہین) ۱۹۱۱ء مین حضرت صاحبؑ کی عمر کا ۷۳ سال ہونا لکہتے ہین۔ اور اسکے اپنی چشم دید شہادت بتاتے ہین۔ اس حساب سے بہی عمر تقریباً ۷۵ سال قمری بنتے ہین مرزا سلطان احمد صاحب ای۔ اے سی کے بیان سے بہی عمر تقریباً ۷۵ سال ہی ثابت ہوتی ہے۔ جب کہ ۷۴ سے لیکر ۸۶ سال تک پیشگوئی کا زمانہ تہا۔ اور عمر ۷۴ سال سے زیادہ ہوئی۔ پہر اعتراض کی کونسی بات رہگئی۔ اور شک کس بات پر پیدا ہوا۔ آپ کا یہہ کہنا کہ حضرت مرزا صاحب کی عمر بعض تحریرون سے ایک آدہ سال کم بہی ثابت ہوتی ہے۔ اسی کے جواب مین ہماریطرف سے کہا گیا ہے۔ کہ حضرت صاحب کی عادت نہ تہی۔ کہ شمار و اعداد

اور حسابات کی طرف زیادہ توجہ اور احتیاط سے کام لین اسلئے تخمیناً کسی تحریر مین ایک آدہ سال کم بہی لکھا گیا یہ کوئی عیب کی بات نہین اور اس سے اصلیت اور حقیقت پر کوئی اثر نہین پڑ سکتا۔ دنیا مین عام طور پر اپنی عمر کے سال بتاتے وقت اکثر اشخاص اندازہ اور تخمینہ ہی سے کام لیتے ہین۔ اور اس طرح ایک دو سال کی کمی بیشی ضرور ہو جاتی ہے اور یہ عیب نہین سمجہا جاتا آخر حضرت صاحبؑ ہی کی تحریرین بڑے زور سے ۷۵ سال کی عمر ہونا ہی تو ظاہر کر رہی ہین۔ آپنے اس ایک معمولی سی بات پر جو کچھہ اظہار کیا ہے اس سے یقین ہے کہ آپ کا ضمیر خود آپ کو ملامت کرتا ہوگا۔ اگر بفرض محال یہہ بہی مان لیا جائے کہ یہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ تو کیا اس ایک پیشگوئی کے پورا نہ ہونے سے آپ ہزارہا صداقتون پر خاک ڈال دینگے۔ اسکی مثال تو آپ کو ہر ایک نبی اور رسول کے حالات مین ملے گی پہر وہان آپ کیا کرین گے؟ آپکا یہہ اعتراض کہ حضرت صاحبؑ کو جو الہامات انکی موت کے متعلق ہوئے تہے ان مین کوئی دوسرا پہلو بہی نکل سکتا ہے عجیب مضحکہ خیز بات ہے بھلا کوئی پوچھے کہ جبکہ وفات کے متعلق الہامات اپنے ظاہری اور صاف صاف الفاظ مین پورے ہو گئے تو تاویل کی کیا حاجت ہے؟ اگر آپنے ظاہری الفاظ مین پورا ہوتے ہوتے دیکھکر نہین مانا تو اگر کسی دوسرے معانی کی مطابق الہامات پورے ہوتے۔ تو آپ سے کیا امید ہو سکتی تہی۔ کیونکہ اسوقت تو اور بہی زیادہ آپ کو اعتراض کا موقع تہا۔ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے آپ کا ایک اعتراض نقل کرتا ہون۔ آپ لکھتے ہین۔ کہ "حضرت مرزا صاحب کا ایک یہ الہام ہے کہ بہت تہوڑے دن باقی رہ گئے ہین۔ اگر حضرت صاحب دس پندرہ برس اور زندہ رہتے تب بہی مرید کہہ سکتے تہے کہ دس پندرہ برس تہوڑی مدت ہے" یہ سچ ہے توریت وانجیل مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے لیکن وہان نہ نبی کریم کا نام ہے نہ شہر کا نام نہ قبیلہ کا نام نہ صحیح صحیح زمانہ کا تعین۔ اسیطرح لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق الخ کی نسبت آپ کہہ سکتے ہین۔ کہ اوس زمانہ کے مخاطب یعنے صحابہ کرام اور حضرت نبی کریم سب سر منڈواتے اور بال کترواتے۔ اور یہ بہی کہہ سکتے ہین کہ حضرت نبی کریم کے سوا سب سر منڈواتے۔ غرضکہ آپ کی تحریر سے تو کچھہ ایسا مترشح ہوتا ہے کہ آپکے اعتراضات وسیع نہ ہون۔ آپنے اپنے مضمون مین جس مہاجر کا ذکر کیا ہے۔ کہ انہون نے وفات کے تار کو جہوٹا تار سمجہا تہا۔ یہ کوئی عیب کی بات نہین بلکہ ان مہاجر کے لئے جائے فخر ہے۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہی اس خبر کی تغلیط

کی تہی میرے نزدیک اب آپکے مضمون مین کوئی ایسی بات باقی نہین رہی جسکا جواب لکھا جاوے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

راقم (ڈاکٹر شاہ خان۔ نجیب آبادی ثم قادیانی)

تعلیم النسوان

الیوا کے چیف ایڈیٹر نے کثیر التعداد حاضرین کے جلسہ مین تقریر کی اور عورتون کی تعلیم پر طول طویل بحث کرتا رہا اس نے کہا دیکہو مرد عورت مین قابلیت کا فرق موجود ہے عورت نزاکت اور خوبصورتی کی دیوی ہے اور مرد قوت اور شجاعت کا پتلا ہے۔ اسلام کی تعلیم اس سادہ اور حقیقی اصول پر قایم ہے کہ عورت خانگی معاملات کی نگرانی کرے اور مرد بیرون خانہ سے تعلق رکہنے والے کامون کی انجام دہی مین مصروف رہے جبتک عورت ناکتخدا ہو۔ اس کی پرورش اس کے والدین پر فرض ہے اسکے بعد اس کی خورد و نوش کا کفیل اس کا شوہر ہونا چاہیے کیونکہ شارع اسلام پیغامبر خدا علیہ الصلوۃ نے بہی حکم دیا ہے۔ خانگی انتظام کیساتھہ بچون کی نگرانی بہی خصوصاً شیر خوارگی کے زمانہ مین عورتون کے ذمہ کی گئی ہے عورتون کو ان کی ذمہ داری اور حالت کا احساس اور علم ہونے کی غرض سے انہین وہ باتین سکہانی چاہیئن جنسے ان کی دیانتداری مادرانہ شفقت اور اس قسم کی دوسری باتون میں ترقی ہو پہر اس کے ساتہہ حفظ صحت۔ حساب کہانا پکانے اور پارچہ دوزی سے بہی واقفیت ضروری ہے۔ ہم ایک مصنف کے ہمخیال ہین کہ عورتون مین جسقدر قابلیت ہونی چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ وہ اخبارات پڑہکر انکا مطلب سمجہہ سکین اور کسی قدر مالی معاملات سے بہی آگاہ ہون ان کے لئے ہر بات مین سطحی واقفیت کافی ہے۔ ورنہ گہری قابلیت مردون کو وبال جان ہو جائے گی آخر مین اس نے زور دیا کہ قاہرہ اسکندریہ اور دیگر مقامات مین زنانہ مدارس قایم کرنے کی سخت ضرورت ہے جہان عورتون کو ایسی باتون کی تعلیم دیجائے اور میرے تجربہ مین یہہ تجویز ہر پہلو سے پسند ہے +

اے بیخبر بخدمتِ قرآن کمر بہ بند
زان پیشتر کہ بانگ بر آید فلان نماند

مختلف تجویزین اور آئے دن خیالات کی جدت شاید دماغ کی پریشانی اور جنون کی کوئی قسم بھی جاوے لیکن عقل سلیم رکھنے والے یہہ کبھی نہیں مان سکتے کہ ایک ہی امر کی تکمیل کے لئے مختلف راہون یا صورتون کا اختیار کرنا پریشانی دماغ کا نتیجہ ہے۔ علاوہ برین اگر کوئی آدمی محض اس خیال پر مفید اور مبارک اور ضروری کام کے کرنے سے رکتا ہے۔ کہ اسکے احباب اور ہمعصر اسے کیا کہینگے تو میرے اپنے ایمان مین وہ دنیا کی جھوٹی مدح و ذم کا اسیر ہے اور اخلاص اور خالصۃً لوجہ اللہ ایک کام کرنیسے عاری ہے۔

مین نے جب سے الحکم جاری کیا ہے جن کامون کو قوم کے لئے ضروری سمجھا مختلف اوقات مین انکی تحریک کرتا رہا اور حتی الوسع خود ان مین حصہ لیا ان کا مکمل ہو جانا ایک وقت کو چاہتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہیگا ہو رہیگا۔ جو لوگ ان باتون مین پڑتے ہین۔ وہ سنت اللہ سے ناواقف ہوتے ہین اس مختصر تمہید کے بعد مین ہر ناظرین کو **خوشخبری** سنانی چاہتا ہون کہ مین **قرآن مجید** کے ترجمہ اور تفسیر کی بہت بڑی ضرورت محسوس کرتا ہون مینے جب اولاً تفسیر القرآن لکھنی شروع کی تھی تو ہمارے موجودہ امام اور خلیفۃ المسیح نے فرمایا تہا کہ اگر اس طرز پر سورۂ فاتحہ کی تفسیر بھی شایع ہو جائیگی تو مین کامیابی سمجھونگا۔ گو اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی کہ مین سورۂ بقر کی تفسیر شایع کر سکا اور سورۂ آل عمران کا بھی ایک حصہ چھپا ہوا ہے شروع سال مین قرآن مجید کے ترجمہ کے متعلق تجویز ہوئی۔ جو آخر ملتوی کرنی پڑی۔ اور باوجود سات مہینے گذرنے کے منشی عبد الرشید صاحب کی طرف سے کوئی طیاری مجھے معلوم نہین ہوئی۔ اور اگر ایسے طور پر ہو چکا۔ مجھے علم نہین تو وہ مجھے ایک گناہ سے معذور رکھینگے اسیب کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے بیعت مین قرآن مجید کے پڑھنے کا خاص طور پر اقرار لیا تو میرے دل مین جنبش اور جوش پیدا ہوا۔ کہ اس اقرار کی عظمت اور ضرورت کے لحاظ سے جلدی کچھ بہی ہو مگر حسن نیت اور اخلاص کے ساتھ قدم ہونی چاہئے۔ اور آپ لوگون کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایک ترجمہ مع ... نوٹون کے شایع ہو جاوے اور اسکے لئے میں نے پسند کیا ہے۔ کہ خلافت کے بعد جہان سے حضرت خلیفۃ المسیح نے درس شروع کیا ہے وہان سے ہی اس کو چھاپا جاوے اور ایک ایک پارہ شایع ہوتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ توفیق دے +

بعض کہین گے کہ پہلے تفسیر نامکمل ہے اسکے لئے یہ وعدہ ہمارا اور وہ ہوا مین اسکا مختصر جواب اوپر دے آیا ہون ان باتون مین مین نہین پڑونگا مین اس کام کو قرآن شریف کی خدمت سمجھ کر کرنی چاہتا ہون جتنی ہو اور جس طرح ہو۔

یہہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ کس قسم کا ہوگا۔ اسکا نمونہ مین ذیل مین دیتا ہون۔ اس اعلان سے میری غرض صرف یہ ہے۔ کہ مین اپنے اخبار کے ناظرین کو مطلع کر دون کہ مین ان مین سے ہر ایک کے نام دو دو جلدین اسکے شایع ہونے پر قیمت طلب بھیجونگا اور اسی لحاظ سے مین دو ہزار کاپیان چھپوانونگا۔ جن مین سے پانچ جلدون کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ خاص انتظام کیا جائیگا۔

۳۱۔ اگست ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ پارہ خریداران الحکم کے پاس پہنچیگا۔ اس مین یہ لحاظ رکہا جاوے گا کہ سورہ کے شروع سے ہو اور سورہ پر ختم ہو۔ اسطرح پر بعض اوقات ایک پارہ سے یہ حصہ بڑھ جایا کرے۔ مگر یہ طریق اس ... سے لئے ملحوظ رکہا ہے تاکہ سلسلہ مضمون مین فرق نہ آوے کاغذ انشاء اللہ عمدہ لگایا جاویگا اور تقطیع موزون ہوگی۔ ہدیہ کے متعلق ابھی مین کچھ نہین کہہ سکتا۔ جو صاحب نہ لینا چاہین وہ ابھی سے مجھے اطلاع دین ورنہ اگر مینے انپر یہ اعتماد کرکے کہ وہ اس کی اشاعت مین میرے معاون ہین۔ اور اپنا فرض سمجھتے ہین۔ کہ قرآن مجید کی اشاعت (ہم) ان کو وی۔ پی بھیجا اور انہون نے واپس کر دیا تو اس کا ہرجہ تکلیف وہ امر کیا ہوگا (۲) اسلئے مین ۱۸۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کو چھاپتا رہونگا جو احباب اس وقت تک مجھے اطلاع دے دینگے کہ وہ کبھی لینا پسند نہین کر سکین گے انکے نام ہرگز نہین بھیجا جاویگا۔ ورنہ کل خریداران الحکم کے نام دو دو کاپیان بھیجدی جائینگی اور اگر کوئی دو سے زیادہ لینا چاہتا تو بھی اطلاع دیں۔ نمونہ کے لئے ایک رکوع درج ذیل ہے۔ جس سے ترجمہ اور تفسیری نوٹون کا انداز آسانی سے معلوم ہو سکے گا۔ بالآخر التماس ہے کہ ناظرین اس خادم کیلئے دعا کرین کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کے لئے جوش اور جوش کیساتھ اخلاص اور بہتر سمجھ اور فہم اور اسکے ساتھ اسباب عطا فرماوے کسی سے ایک پائی بہی بطور پیشگی نہین لیجاویگی۔

یاد رہے یہ خط اور کاغذ کا نمونہ نہین ہے وہ کسی اگلی اشاعت مین انشاء اللہ دونگا۔

(یعقوب ایڈیٹر الحکم)

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

ترجمہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات مین سے (اپنے لئے) بیٹیان اختیار کین اور تمکو بیٹون کے ساتھ برگزیدہ کیا (۱۶) اور جب ان مین کسی کو اس چیز کی بشارت دیجاوے۔ جو وہ رحمٰن کے لئے بیان کرتا ہے تو اس کے چہرہ پر سیاہی چھا جاتی ہے اور وہ غضب سے اندر ہی اندر گھٹنے والا ہو جاتا ہے (۱۷) کیا وہ مخلوق جو زیورون مین بڑھی اور مقابلہ مین کہل کر نہین نکل سکتی (۱۸) اور ان لوگون نے فرشتون کو جو عباد الرحمٰن ہین دیویان ٹھیرایا ہے کیا یہہ لوگ ان کی بناوٹ کیوقت موجود تھے۔ ضرور ان کی یہہ شہادت محفوظ رکہی جاوے گی۔ اور ان سے پوچھا جاویگا (۱۹) اور انہون نے کہا کہ اگر اللہ رحمٰن چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے ان کے پاس کوئی علمی دلیل اس غرض پر نہین ہے وہ اٹکل بازی کرتے ہین (۲۰) کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب اس سے پہلے دی ہے جسکو یہ دلیل پکڑتے ہون (۲۱) بلکہ انکا تو یہہ قول ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی (مذہب عقیدہ) پر پایا اور ہم انہین کے نقش قدم پر چلنے والے ہین (۲۲) اور اسی طرح تجھ سے پہلے بھی (ہوتا رہا) جس کسی بستی مین ہم نے اپنا رسول ڈرانے والا بھیجا۔ اس بستی کے آسودہ حال لوگون نے کہا۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادون کو ایک دین پر پایا ہے انہین کے نقش قدم پر ہم چل رہے ہین (۲۳) اس نذیر نے کہا کہ اگرچہ مین تمہارے پاس اس سے زیادہ منزل مقصود پر پہونچانے والا دین لایا ہون جسپر تم نے اپنے باپ دادون کو پایا۔ انہون نے کہا ہم تو آپ کی رسالت کا انکار کرتے ہین۔ (۲۴) اسپر ہم نے ان سے انتقام لیا پس دیکھو! کہ جھٹلانے والون کا انجام کیا ہوا (۲۵) (سورہ زخرف رکوع ۲)

اس رکوع پر تفسیری نوٹ

قرآن شریف کا اسلوب کلام

یاد رکھو کہ قرآن شریف کا اسلوب کلام ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ وہ رذائل کو چھوڑ کر فضائل کو اسکے بالمقابل پیش کرتا ہے یہہ رذائل خواہ اعتقاد کے متعلق ہون خواہ عملیات سے وابستہ ہون اور پہر ان مین سے خواہ امور اخلاقیہ کے متعلق ہون یا مجلسی اور سیاسی قوانین سے منسوب۔ غرض ہر پہلو مین رذائل کو دور کرکے فضائل عطا

کرتا ہے اور یہ ایک امر قرآن کریم کے منجملہ دوسرے اعجازون کے ایک اعجاز ہے۔

پھر قرآن شریف مین جہان مناظرہ کے علوم پر بحث کی ہے یعنے اسلام کے سوا ملل باطلہ سے جہاں کلام کیا ہے وہان سب سے اول جس امر کو قرآن شریف ملحوظ رکھتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خلط مبحث نہین ہونے دیتا۔ جس امر کو شروع کیا ہے اس پر **قول فیصل** دیکر دوسرے امر کو چھیڑتا ہے اور اگر قرآن شریف کے اس طرز اور اسلوب کو ملحوظ رکھکر ملل باطلہ سے کلام کیا جاوے تو انشاء اللہ ضرور مفید اور بابرکت نتیجہ پیدا ہونے کی توقع ہو سکتی ہے۔

پھر ایک اور ضروری نکتہ ہے جسکے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے لوگون نے قرآن کریم پر اعتراض کیا ہے۔ یا اس کی خوبیون کے سمجھنے سے قاصر رہے ہین اور وہ یہ ہے۔ کہ **قرآن شریف** اور دوسری **وحیوں** کا بھی یہ عام اسلوب ہے کہ جبتک ان کے ساتھ بعض خاص الفاظ مثلاً ابداً یا **خالدین** یا کلہم یا اجمعین نہ ہون وہ ایک مختص المقام یا مختص الزمان کے طور پر ہوتے ہین اگر ان کو عام کیا جاوے تو کم ازکم وہ لطف اور ذوق نہین آسکتا جو اس مقام پر رکھا گیا ہے پس ان ہر سہ اصولوں کو مد نظر رکھکر اس سورہ زخرف کے دوسرے رکوع مین اللہ تعالےٰ ایک خاص قوم کا رد کرتا ہے۔

اس رکوع مین کس قوم کا رد منظور ہے

عرب مین ایک قوم تھی جو ابو عامر کہلاتی تھی۔ اس قوم کا اعتقاد تھا کہ فرشتے خدا کی **بیٹیان** ہین اور اس اعتقاد کی بنا پر ان کو بھی معبود سمجھتے تھے پس اللہ تعالےٰ انکی تردید کرتا ہے جیسا کہ فرمایا **ام اتخذ مما یخلق بنت** الآیہ۔

اس اعتقاد کی تردید کے دلائل

سب سے پہلی دلیل تو خود انہی الفاظ مین موجود ہے۔ **ام اتخذ مما یخلق** کیا معنی کیا وہ اپنی مخلوق مین سے اپنے لئے لڑکیان تجویز کرتا ہے یہ الفاظ اس طرح پر دلیل کے رنگ مین ہین کہ بنات یا بنون صرف **نوعی** مین اپنے والد کے شریک اور اسکا ایک جزو ہوتے ہین لیکن جو چیز اللہ تعالےٰ کی مخلوق ہے وہ اس کی شریک بصورت **نوع** کیونکر ہو سکتی ہے۔؟

دوسری دلیل فطرتی اور وجدانی ہے یعنے لڑکیون کے مقابلہ مین لڑکے تمہارے نزدیک ممتاز مخلوق ہے کیونکہ تم لڑکو کی حفاظت کرتے اور لڑکیونکو مار ڈالتے ہو تو پھر کیا اس نے اپنے لئے ناقص اور معیوب مخلوق کو تجویز کرنا تہا اور تمہارے لئے افضل امر؟ اسپر فطرتی شاہد پیش کیا۔ **وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ** الآیہ یعنے اگر کسی شخص کو تمہاری قوم مین سے مثلاً یہ اطلاع دیجاوے کہ اسکے گھر مین لڑکی پیدا ہوئی ہے تو اندر ہی اندر اسکا دل بجھ جاتا ہے اور اس غیظ و غضب کیوجہ سے چہرہ پر رونق اور تازگی کی بجائے جو نشاط کا نتیجہ ہوتی ہے سیاہی اور مردنی چہا جاتی ہے ایسی حالت اور صورت مین جو امر تم اپنے لئے بھی تجویز نہین کرتے خدا تعالےٰ کے لئے اسکا جواز کیون پسند کرتے ہو؟

پھر

نوع انسان کی اس عنصر کی دوسری فطری کمزوریون کو پیش کیا۔ کہ چونکہ وہ مرد کی دلربائی کے لئے پیدا ہوئی ہے اسوجہ سے وہ اپنی کمزوریونکو چھپانے کے لئے زیورات سے کام لیتی ہے اور بوجہ اپنے قویٰ کی نزاکت کے اس قابل نہین کہ مقابلہ مین علیٰ رؤس الاشہاد نکل سکے گویا ایسی کمزور اور ضعیف الفطرۃ مخلوق کو تم اللہ تعالےٰ کا شریک اور جزو ٹھہراتے ہو۔ جو بالبداہت باطل ہے۔

اس اعتقاد کی کمزوری اور بطلان پر پہر اور آفاقی دلایل پیش کئے پہلے دلایل النفسی تھے ان دلایل آفاقیہ مین سے **پہلی دلیل** یہ ہے۔ **اشہدوا خلقہم**۔ یعنے ملایکۃ اللہ کو جو تم بنات الرحمن اور دیویان قرار دیتے ہو۔ کیا تم ان کی فطرت اور بناوٹ پر کوئی **عینی شہادت** دے سکتے ہو؟

پہلی دلیل سے عام اخلاقی سبق

اس دلیل کو پیش کر کے قرآن مجید ایک عام اخلاقی سبق سکھاتا ہے۔ کہ جس امر کے متعلق تمہارا ذاتی مشاہدہ اور کامل علم نہ ہو۔ اس پر اصرار نامناسب اور بیجا ہے۔ اس مین ان لوگون کا بھی صریح رد ہے جو یہہ کہتے ہین۔ کہ **اسلام** دلایل عقلی اور مشاہدہ صحیحہ سے الگ رہنا سکھاتا ہے حالانکہ اسلام اور قرآن مجید **مشاہدہ** صحیحہ کو اول لیتا ہے۔ قرآن مجید کی یہی آل ہے جو موجودہ گورنمنٹ کے **قانون شہادت** مین کام کر رہی ہے۔

اس دلیل مین پیشگوئی

اس دلیل مین بہ حصہ ستکتب شہادتہم و یسئلون ایک پیشگوئی کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے یعنے اس شہادت کے متعلق جو گویا جھوٹی شہادت ہے۔ ہم مواخذہ کرینگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب وہ وقت آتا ہے جب بنات الرحمن اور اناث الرحمن تجویز کرنیوالے مغلوب اور مقہور ہو جاینگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب ہوجاینگے۔

مکی صورتون مین خصوصیت

بہت تھوڑے لوگ ہونگے جو قرآن کریم کی مکی صورتون کی خصوصیتون پر توجہ کرتے ہون۔ منجملہ اور خصوصیتون کے ایک بڑی بھاری خصوصیت ان صورتون مین یہ ہے کہ **دلائل نبوت** اور **ثبوت نبوت** کیلئے انہین عظیم الشان جلالی پیشگوئیان ہین۔

دوسری دلیل جو بطور نقض قول مشرکین بیان کی ہے

پھر اناث الرحمن تجویز کرنیوالے یہ عذر پیش کرتے ہین **وقالوا لو شاء الرحمن ما عبدنٰہم** یعنے اگر رحمن چاہتا تو ہم ان دیویوں کی پرستش نہ کرتے؟ اس کا نقض یون فرمایا۔ **مالہم بذالک من علم** اس امر پر ان کے پاس کوئی علمی دلیل نہین ہے نری اٹکل بازی ہے

صفت رحمٰن عبادت کو نہین چاہتی

اس کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ صفت رحمانیت کا اقتضا عبادت نہین ہے وہ تو بلا مانگے اور بغیر کسی عمل عامل کے اپنا ظہور روز بروز فرما رہی ہے پس یہ کہنا انکا غلط ہے۔ کہ گویا **رحمٰن** کی ایسی ہی مشیت ہے۔ کہ ہم **اناث الرحمٰن** تجویز کرکے ان کو معبود ٹھیرائین۔

ایک غلط فہمی کا دفاع

مسئلہ تقدیر کو یہان پیش کرنا سخت نامناسب امر ہے مگر بعض لوگ اپنی **قلت تدبر** کیوجہ سے تقدیر کے مسئلہ کو جو تمام بلند پروازیون کی جڑ ہے لے بیٹھتے ہین اسلئے نہایت ہی مختصر طور پر یہان یہ بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قوائے انسانی کی بناوٹ دو قسم کی واقع ہوئی ہے ایک حصہ وہ ہے جو انسانی تصرف اور عمل کے نیچے ہے مثلاً آنکھ کا کھولنا اور بند کرنا اسلئے شریعت حقہ نے اوامر و نواہی کا جوا ان قوائے پر رکھا ہے جسپر انسانی تسلط اور حکومت ہے جیسے اوپر کی مثال مین غض بصر کا حکم دیا۔ ان قوائے کے متعلق جو احکام دئے گئے ہین انکے فعل یا ترک پر خلاف ورزی کی صورت مین سزا مترتب ہوتی ہے۔ لیکن دوسرا حصہ بناوٹ انسانی کا وہ ہے جن پر انسانی تصرف کچھہ نہین۔ مثلاً ہڈیونکا بڑہنا جسم کا نشو و نما پانا قد کا چھوٹا یا بڑا ہونا یا مختلف رنگ کا ہونا انپر کوئی حکم اور شرعی قانون نافذ نہین کیا گیا۔ جب انسان اس تقسیم کو مسئلہ تقدیر مین ملحوظ رکھیگا تو امید ہے انشاء اللہ العزیز ان شبہات سے بچ رہیگا جو اسپر وارد کئے جاتے ہین۔

غرض اس دوسری دلیل مین مشرکین سے علمی دلیل کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ اب پیش کرو۔ اب فطرت صحیح مشاہدہ صحیح علم صحیح کے بعد پھر نصوص اور منقول کا مطالبہ کیا۔

ام اتینٰہم کتاباً آیۃ

اچھا اگر فطرتی۔ عینی علمی دلایل پیش نہین کرتے۔ تو پھر نقل صحیح پیش کرین۔ مگر وہ نہین کر سکتے۔ صرف ایک عذر ہے وہ کیا ہے؟ **بل قالوا انا وجدنا اٰباءنا** الا آیۃ۔ یعنے ہم نے باپ دادون کو اسی طریق پر پایا۔ یہ عذر کوئی معقول عذر نہین بلکہ وہی پرانا عذر ہے جو ہر زمانہ مین **منکران رسالت** نے پیش کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ **مرسل اللہ** کے بالمقابل ایسا عذر کرنا یہ بھی ایک سنت پیشینیان چلی آتی ہین۔ آج حضرت مسیح موعود کے بالمقابل بھی یہی رونا رویا جاتا ہے مگر خدا تعالےٰ اس عذر کو بھی باطل کرتا ہے۔

۳۰۔ جولائی کا اخبار شایع نہین ہوسکا

(مینیجر)

اصلی ممیرا اور ممیریکا سرمہ

اصلی ممیرا جو آج کل تو پیاً اڑھائی سو روپیہ تولہ پر فروخت ہوتا ہی
اور ممیریکا سرمہ دو روپیہ تولہ پر فروخت کیا جاتا ہی میری پاس موجود ہی
مین اسکے لئے لمبے چوڑی سندات پیش نہین کرنا چاہتا اسلئے کہ حضرت
حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامۃ اور دوسری
بزرگان ملت نے اسکو اصلی ممیرا شناخت کرکے خود خرید فرمایا ہی مین عام
لوگون کے نفع کیلئے اصلی ممیرا (چھ روپیہ) تولہ پر اور سرمہ ممیرا دو روپیہ تولہ
پر فروخت کرتا ہون اور اسکے ساتھ ہی یقین دلاتا ہون۔ اگر ممیرا اس
اشتہار کے موافق مصدقہ نہ ہو تو مین قیمت واپس۔ انکا سچائی کے
اظہار کیلئے یہی ایک امر کافی ہے +
نوٹ۔ میری دوکان سے ہر قسم کی لنگی اور کلاہ بھی ملسکتی ہو

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر قادیان دارالامان

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیدھی رستی دار کشمیری لکڑی کے ۱۰ ہینڈل کاک کین اور
دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائدار ہی۔ قیمت ؎ کرکٹ بیٹ سیدھی ربڑ دار
کشمیری لکڑی ۲ کین ہینڈل دو ربڑ کے بیچ کے لئے نہایت عمدہ عکمہ
کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہو گی۔ ہینڈل مین ایک ربڑ اور کین
ہو گا عہ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ؎
بچون کے کرکٹ بیٹ الٰہ ۱۲-۱۴ کیواسطے دوسٹ ایک ٹرکس اکمل
لکڑی کا فی بکس فی سٹ ؎

فٹ بال عمدہ کاو ہاید پائدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائدار ۶ عہ ۵ عہ
کیلئے فٹ بال مع بلیڈر
کرکٹ بال گٹ پرن نہایت عمدہ مضبوط چمڑے کے
میچ کے
پریکٹس
فی کاپی
کرکٹ وکٹ

المشتہر۔ نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفیکیٹ کرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بال ارسال فرمودہ ہر قسم کی تعریف
پریکٹس اور کٹ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف
پایا۔ میں اس کو خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہون + نیاز مند
حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجان پور پٹیرہ۔ کانگڑہ ۲۰ ½

آٹا پیسنے کا خراس

بالکل نیا بنگالی خراس ہندوستان میں پہلی دفعہ آیا ہے۔ یہ خراس آٹا پیسنے کی چکی ہی
۔ قیمت درجہ اول ۔ آپ
یہ خراس دیسی بیل کیواسطے بنایا گیا ہی

مستریان، مولا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا آپ بیمار ہین؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست ہو آپ کچھ بھی نہین کہ کونسی شکایت ہی
آپ ضرور خود ہی یہ سوال کرینگے کہ آیا دن بھر میں کم سے کم ایکمرتبہ دست صاف
ہو جاتا ہی؟ اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈوڈن کی ہاضمہ
کی گولیان (ڈوڈس ڈسپپسیا) کھالیجئے دوسری صبح آپ کو دست
صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپکو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض
کیوجہ سے آنتون مین فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہین اور ایسا فاسد مادہ
پیدا کرتے ہین کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضون کا باعث ہوتا ہے
اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیون قبض سے یہ بیماریان پیدا ہوتی
ہین۔ جگر کی شکایات ہیجان صفرا صفراوی بخار یا تپ۔ بدہضمی
سوء ہضمی چھوٹی کمزوری جسم کی نقاہت امراض قلب یعنے دل دھڑکنا دوران
یعنے چکر آنا۔ درد سر نفخ۔ کھٹے ڈکارین آنا اور مستورات کی بیماریان
وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی تو خون کثیف ہو جاتا ہی اور
صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہین۔ ڈوڈن کی ہاضمہ کی گولیان
(ڈوڈس ڈسپپسیا) نباتات سے بنائی گئی ہین اور مذکور الصدر مرضون کو
مٹاتی ہین۔ کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلے انجرون کو آنتون مین
سے نکالتی ہین جگر کو قوت عطا کرتی ہین صفرا یعنے تپ کو اچھی
طرح بناتی ہین جسم کو پاک اور صاف کرتی ہین اور مرد عورت اور
بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے صحت بخشتی ہین۔

بارہ آنہ والی

قیمت ۱۲/ اور بارہ آنہ والی شیشی مین ساٹھ گولیان ہین جو ۱۲/
والی شیشی کی گولیون سے بچ گئی ہین۔ کل دوا فروشون سے ملتی ہے۔ یا
ڈوڈن پلی اور باکس بمبئی کے پاس ہی

ڈوڈن کا مرہم (ڈوڈس اینٹ منٹ) ایکمرتبہ لگانیسے کسی
قسم کی خارش کیون نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہی اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا
چاہئے بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخباد۔ کھجوا۔ کیڑے۔ چنبل۔ داد اور
جلد کی سب طرح کی سوزش نمکین ثبور اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی
ہوئی حالت مین بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہی تمام دوا فروشان
کے پاس قیمت ۱۲/ دو روپیہ فی ڈبیا

لاکھون روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھون روپیہ کمانا چاہتے ہو تو حکیم
نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون
کی شیشیان منگوا کر فروخت کرین جسکی کمیت و منافع سے آپ مالا مال
ہو سکتے ہین۔ اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر و مجرب المجرب کی خاصیت
ہی کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنیسے طاعون و جملہ
امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اگر مبتلاے طاعون کے کانون
مین بخار شروع ہوا ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گلٹی مین
ملاکر بدن پر مالش کی جاوے تو سر درد بخار چند منٹ درد اور سرسام دور ہو کر گلٹی
کا خطرہ کافور اور تمام جسم مین جلد صحت و سرور حاصل ہوگا تمام مریضون
بالخصوص بچون اور اسکے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلو کے باعث
دوا حلق سے اتارنا محال ہو سکتا ہی۔ یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے
تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشا و ادائے فیس اس کا
تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ عہ گران اشخاص
سے جو ایجنٹ ہو یا بکثرت کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائین
نصف قیمت (۴ عہ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہین نرخ
زر اجرت سے مطلع فرما دین +

المشتہر فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

اسکاٹ اینڈ براون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن